سیرتِ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حضور ﷺ کی معرفت

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کا کرم بالائے کرم کہ اُس نے ہمیں مسلمان کرکے اپنے حبیبِ کریم، نبیٔ آخر الزمان، جنابِ محمدِ مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کا اُمّتی بنایا، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی ذاتِ والا صفات اللہ تعالی کی نعمتوں میں سب سے اعلیٰ وافضل نعمت ہے، جن کی ولادتِ باسعادت ماہِ ربیع الاوّل شریف کی بارہ ۱۲ تاریخ کو پیر کے دن ہوئی، اسی لیے ماہِ ربیع الاوّل شریف کے آتے ہی تمام اہلِ ایمان عیدِ میلادِ مُصطفیٰ ﷺ کی خوشیاں مناتے ہیں۔ مُصطفیٰ کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت دُکھی وبے سہارا انسانیّت کے لیے فَرحت ومسرّت، اللہ تعالی کا بڑا

فضل وکرم واحسان، سب سے بڑی نعمت اور تمام جہان کے لیے رَحمت ہے، ربِ ذو الجلال نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾(۱) "یقیناً اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بڑا احسان ہوا کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک اَیسا رسول بھیجا، جو اُن پر اللہ تعالی کی آیتیں پڑھتے ہیں، اُنہیں پاک صاف کرتے ہیں، اُنہیں کتاب وحکمت سکھاتے ہیں، حالانکہ اِس سے پہلے وہ لوگ ضرور کھلی گمراہی میں تھے"۔

اللہ تعالی نے حضورِ اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رَحمت بنایا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلاَّ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾(۲) "ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رَحمت بنا کر بھیجا ہے"، جب یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ نبئ کریم ﷺ اللہ تعالی کی سب سے بڑی نعمت، فضل واِحسان اور رَحمت بن کر ہمارے درمیان تشریف لائے ہیں، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اِن کی سیرتِ طیّبہ کو اپنے آپ میں عملی جامہ پہنا کر اس نعمت کا خوب شکر وچرچا کریں۔

سیرتِ رسولِ عربی ﷺ میں غور وفکر

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے جہاں سرورِ کونین ﷺ کو تمام تر مخلوقات میں افضل واعلیٰ مقام ومرتبہ عطا فرمایا، وہیں آپ ﷺ کو بہت سی خوبیاں

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٦٤.

(۲) پ١٧، الأنبياء: ١٠٧.

وخصوصیات بھی عطا فرما کر، تمام انبیاء اور کُل کائنات میں ممتاز کیا، اگر ہم آپ ﷺ کی زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے، محسنِ کائنات ﷺ نے خود جس بات پر عمل کیا، دوسروں کو بھی اس کی ترغیب وحکم دیا۔

شعبۂ تجارت کو دیکھیں جس میں آپ ﷺ نے نہایت امانت ودیانتداری سے کام کیا، اور سچے تاجروں کو جنّت کا مژدہ سناتے ہوئے فرمایا: «التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ»[1] "سچا امانتدار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا"۔

سرکارِ دو عالَم ﷺ نے ہمیشہ رزقِ حلال کھایا اور حلال ہی کمانے کھانے کی ترغیب دی، ارشاد فرمایا: «طَلَبُ الْحَلاَلِ فَرِيْضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ»[2] "حلال روزی کے لیے کوشش کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

اَہل وعِیال کے ساتھ آپ ﷺ ہمیشہ حُسنِ سُلوک، ادب واحترام اور اچھی گفتگو کے ساتھ پیش آتے، دوسروں کو بھی ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ»[3] "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اَہلِ خانہ کے ساتھ اچھا ہے، اور میں اپنے اَہل وعِیال کے ساتھ تم سب سے اچھا ہوں"۔

---

(١) "جَامع التِّرمذي" أبوابُ البيوع، ر: ١٢٠٩، صـ٢٩٥.

(٢) "المعجمُ الأوْسَط" مَن اسْمه مَسعود، ر: ٨٦١٠، ٦/ ٢٣١.

(٣) "جامع الترمذي" أَبْوَاب المناقب، ر: ٣٨٩٥، صـ٨٧٨.

اس کے علاوہ عدل وانصاف، شکر واِحسان، رَواداری، خَلقِ خدا کی حاجت رَوائی، آدابِ مُعاشَرت، نرمی وآسانی، اِعتِدال ومَیانہ رَوی، اتفاق واتحاد وغیرہ، الغرض رَحمتِ عالَمیان ﷺ نے ہر جگہ ہماری مکمل رَہنمائی فرمائی، زندگی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔

عزیز دوستو! سیرتِ رسول ﷺ سے جہاں اعمالِ صالحہ میں رَہنمائی ملتی ہے، وہیں آپ ﷺ نے گناہوں اور ناجائز کاموں سے بھی لوگوں کو روکا اور وعیدیں بھی سنائیں، کسی کی زمین وغیرہ پر قبضہ سے متعلق نبئ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ»[1] "جو کسی کی ایک بالش برابر زمین ناحق لے گا، زمین کے ساتوں طبقات کا ہار بنا کر اُس کے گلے میں ڈالا جائے گا"۔

حقوق العباد سے متعلق فرمایا: «مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لأَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ، أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ»[2] "جس پر کسی کا کوئی حق ہو، خواہ عزّت وآبرُو کا، یا کسی اَور چیز کا، وہ جلد تر اُس سے مُعاف کروالے، قبل اس کے کہ نہ اُس کے پاس دینار ہوں نہ دِرہم (یعنی روزِ محشر سے پہلے

---

(١) "صَحيح البخاري" كتابُ المظالم، ر: ٢٤٣٥، صـ٣٩٥.

(٢) "صَحيح البخاري" كتابُ المظالم، ر: ٢٤٤٩، صـ٣٩٥.

پہلے)؛کیونکہ بروزِ قیامت اگر اس کے پاس نیک عمل ہوا، توبقدرِ حق تلَفی اُس سے لے کر مظلوم کو دے دیا جائے گا، اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں توصاحبِ حق کی بُرائیاں حق تلَفی کرنے والے پر ڈال دی جائیں گی"۔

اسی طرح تاجدارِ رسالت ﷺ نے دھوکا دہی سے بچنے کی بھی تاکید فرمائی، بارش کے سبب ایک غلہ فروش کا غلہ اندر سے بھیگا ہونے، اور اُسے لوگوں پر ظاہر نہ کرنے پر تنبیہاً فرمایا: «أَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ؛ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي»(۱) "تم نے اِس بھیگے ہوئے غلّہ کو اوپر کیوں نہیں رکھا؛ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے! جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ اس ارشاد میں جہاں تاجروں کے لیے سبق ہے، وہیں صاحبِ منصب واِقتدار کے لیے بھی درس ہے، کہ وہ عوام کی دیگر ضروریات وسہولیات کے ساتھ ساتھ خورد ونوش کی اشیاء کا بھی خیال رکھیں، ایسے لوگوں پر کڑی نظر رکھیں جو دھوکا دہی، لُوٹ مار اور گھٹیا ومضرِ صحت اشیاء فروخت کرکے عوام کی صحت سے کھیلتے اور خوب مال بٹورتے ہیں۔

اسی طرح قتل وغارتگری سے روکتے ہوئے ارشاد فرمایا: «لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ»(۲) "اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا بھی ایک مسلمان کے قتل سے ہلکا ہے"، جو لوگ بے دریغ مسلمانوں پر بمباری کرتے ہیں، قتل وغارتگری کا بازار گرم رکھتے ہیں، یا قاتلوں شدّت

---

(۱) "صحيح مسلم" كتابُ الإيمان، ر: ۲۸٤، صـ٥٧.

(۲) "جامع الترمذي" أبواب الديّات، ر: ۱۳۹٥، صـ۳۳۸.

پسندوں کی کسی بھی طرح مدد یا پشت پناہی کرتے ہیں، وہ لوگ اس حدیثِ پاک سے سبق حاصل کریں، اور اس گناہِ عظیم سے باز آجائیں۔

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سُستی و غفلت، سُود، رِشوت، چوری، ڈاکہ زَنی، شراب نوشی، غیبت، چغلی، بدگمانی اور حسَد وغیرہ گناہ و ناجائز کاموں سے بھی ہمیشہ بچتے رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے تعلیم کردہ اَخلاق

عزیزانِ محترم! حضورِ اکرم ﷺ کی پیروی ہمارے لیے بہترین ذریعۂ نجات و مشعلِ راہ ہے، ربِّ کریم جَلَّ جَلالُہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾(۱) "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی ہی بہتر ہے"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ سارے انسانوں کے لیے نمونۂ حیات ہے، زندگی کا کوئی بھی شعبہ اس سے باہر نہیں، رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا، لہذا کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا سونا جاگنا حضور ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے، تو یہ سارے کام عبادت بن جاتے ہیں"(۲)۔

---

(۱) پ۲۱، الأحزاب: ۲۱.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص۶۷۱، ملتقطاً۔

لٰہذا ہمیں بھی سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کی کوشش کرنی ہے؛ کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے، رَحمتِ کونَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاقیات کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز اور بہترین آئیڈیل ہیں، کسی نے جب حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں پوچھا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جواب دیا: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ»[1] "خود قرآنِ کریم ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ ہیں"۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ کی گواہی قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ آپ کی اَزواجِ مطہّرات، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بدترین مخالفین نے بھی دی، لٰہذا آج ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور سیرتِ طیّبہ کواپنانے کی شدید ضرورت ہے۔

اے اللہ! ہمیں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت یعنی عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشیاں نصیب فرما، ان خوشیوں کے ساتھ ساتھ ان کی سُنّت وسیرت اور ان کی تعلیمات پر خوب عمل کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، ر: ٢٤٦٥٥، ٩/ ٣٨٠.

دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اوراِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.